سوال

خادمہ سے شادی اور اس کا کفیل ولی بنے

جواب

لحمد للہ.

ں :

یں کام کاج کرنے والے گھریلو ملازمین غلام اور لونڈیوں کے حکم میں نہیں آتے، بلکہ ان کا حکم تو ان خاص ملازمین کا ہے جو مالک کے پاس کچھ مدت کے لیے ملازمت کرنے آتے ہیں.

دمات کے بارہ میں کلام بیان ہو چکی ہے کہ انہیں ان کے ملک سے لانے میں کیا ممانعت اور خطرات پائے جاتے ہیں اور جن گھروں میں وہ بطور خادمات کام کرتی ہیں ان میں کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (26282) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

م :

بق تو کسی بھی اہل علم نے نہیں کہا کہ خادمہ کا کفیل اس کا ولی ہوتا ہے، کیونکہ خادمہ تو ایک آزاد عورت ہے، اور اس کا ولی اس کا والد یا اس کا بیٹا یا اس کا بھائی ہوگا، لیکن اس کا کفیل تو اس کے لیے ایک اجنبی مرد کی حیثیت رکھتا ہے، اسے اس پر کوئی ولایت حاصل نہیں.

م :

رنے کے لیے خادمہ سے معاہدہ کرنے والے کے لیے اسے دیکھنا یا اس سے خلوت کرنی جائز نہیں، کیونکہ وہ عورت اس کے لیے اجنبی ہے، اور وہ بھی اس خادمہ کے لیے ایک اجنبی مرد کی حیثیت رکھتا ہے، اس پر بھی وہی کچھ لاگو ہوتا ہے جو دوسری اجنبی عورتوں پر لاگو ہوتا ہے.

خ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

،، اور یہ بہت بڑی مصیبت ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اجنبی عورت سے خلوت کرنی جائز نہیں چاہے وہ خادمہ ہو یا کوئی اور مثلا بھابھی یا چچی، یا پھر سالی، یا مامی وغیرہ، اور نہ ہی وہ کسی پڑوسی کی عورت سے خلوت کرے، اور نہ ہی کسی دوسری اجنبی عورت سے.

ر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کوئی مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت مت کرے؛ کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"

لیے کسی اجنبی عورت سے اور نہ ہی کسی خادمہ وغیرہ سے خلوت کرنی جائز نہیں، اور اس کے جائز نہیں کہ وہ گھر کے لیے کافر ملازم ملک میں لائے، اور کام کاج کے لیے کافر ملازمین لانا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اس جزیرہ عرب میں کافر خادمات لانا جائز ہیں" انتہی

ز (5/40-41).

م :

پنے گھر میں کام کاج کرنے والی خادمہ کے ساتھ شادی کرنے کی سوچ ایک اچھی سوچ ہے؛ تاکہ وہ حرام کام سے بچ سکے اس پر حرام نظر بھی پڑ سکتی ہے اور خلوت بھی ہوتی ہے یا اس سے بھی زیادہ سخت (اللہ نہ کرے) زنا وغیرہ، لیکن اس خادمہ سے شادی کرنے سے قبل اسے چند ایک امور پر متنبہ رہنا ہوگا :

1 وہ اس خادمہ سے شادی کے بعد اسے بیوی کے پورے حقوق دے، یعنی اس کا نفقہ، اور مہر اور اس کے پاس رات بسر کرنا، اور پہلی بیوی اور اس کے درمیان عدل کرنا، اس کے حق میں کوئی کمی نہیں کہ وہ خادمہ ہے، کیونکہ وہ تو اس کی بیوی بن جائیگی، اور اسے وہی حقوق حاصل ہونگے جو پہلی بیوی کو حا

2 اس سے نکاح اس وقت تک کرنا حلال نہیں جب تک اس کا ولی راضی نہ ہی اور اس کا ولی اس کا والد ہے، یا تو اس کا ولی بنفسہ خود حاضر ہو، یا پھر وہ جسے چاہے اپنا نائب اور وکیل بنا دے.

3 اس عقد نکاح پر دو عادل گواہ بھی گواہی دیں یا پھر لوگوں کی ایک جماعت کے سامنے یہ عقد نکاح کیا جائے، اور پہلی بیوی کو بتانا شرط نہیں، لیکن اس کے لیے اسے لوگوں سے خفیہ رکھنا حلال نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے سے خاوند اور بیوی دونوں کے لیے ضرر ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں حقوق زوجیت سا

4 اس کے حقوق سے روکنا جائز نہیں مثلا استمتاع اور اولاد پیدا کرنا وغیرہ اس لیے اس کی اجازت کے بغیر جماع میں عزل کرنا جائز نہیں، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ اسے اولاد پیدا کرنے سے روکا جائے، کیونکہ استمتاع اور اولاد حاصل کرنے کا حق خاوند اور بیوی دونوں کے مابین مشترک ہے، اس لیے اسے

5 پہلی بیوی اور اس کی اولاد کے ساتھ معاملات کرنے کے طریقہ میں متنبہ رہنا واجب ہے، کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، اس لیے اس کا احترام اور قدر اور اس کے مناسب تکریم کرنا ضروری ہے، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کی دوسری بیوی کے ساتھ برا سلوک کریں تو وہ اس پر راضی ہو کہ وہ ایک اجنبی

ہا ہیے کہ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ اس کو سامنے رکھے تاکہ شرعی شادی ہو، اور اسے باطل یا ناقص کرنے والی اشیاء سے خالی رہے.

ہماری دعا ہے کہ وہ اس کی بیوی کو شفایابی نصیب کرے، اور اگر دوسری شادی میں اس کے لیے خیر و بھلائی ہے تو اس میں آسانی پیدا فرمائے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

98407